(19)

س(iii) نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد آپ کونسا اہم فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے؟

ج نمازِ عصر پڑھ کر ازواجِ مطہرات میں ایک ایک کے پاس جاتے اور ذرا ذرا دیر ٹھہرتے، پھر جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے، تمام ازواجِ مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں۔

س(iv) آپؐ نے ازواجِ مطہرات کو سادہ زندگی بسر کرنے کے بارے میں کیا ترغیبات دیں؟

ج ازواجِ مطہرات کی تعداد ایک زمانہ میں 9 تک پہنچ گئی جن میں بعض نازونعمت میں پلی تھیں اور اکثر معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے ان کا قدرتی میلان غذا ہائے لطیف اور لباس ہائے فاخرہ کی طرف ہو سکتا تھا۔ چونکہ فتوحات کی کثرت مدینہ میں مال و زر کے خزانے لٹا رہی تھی لیکن پھر بھی نبی اکرمؐ نے اپنی ذات کی طرح ان کو بھی دنیوی سامانِ تعیش کا خوگر نہیں بنایا بلکہ ہر موقع پر روک ٹوک کی۔

س(v) مرض الوفات میں آپؐ نے ازواجِ مطہرات کے درمیان کیا عدل کیا؟

ج سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسولؐ سیدہ میمونہؓ کے گھر میں بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی بیبیوں سے اس کی اجازت چاہی کہ میرے گھر میں آپؐ کی تیمارداری کی جائے ان سب نے اجازت دے دی۔

اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ نبی اکرمؐ بیبیوں کے پاس رہنے میں عدل فرماتے تھے۔ اگرچہ ایک قول میں آپؐ پر عدل واجب نہ تھا۔

س(vi) نبی اکرمؐ کی وفات کا واقعہ تفصیل سے قلمبند کیجئے۔

ج سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ کی شدت مرض کی حالت میں سیدنا عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیقؓ تشریف لائے تو ان کے پاس تازہ مسواک تھی۔ آپؐ نے ان کی طرف دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کو اس کی خواہش ہے۔ میں نے عبدالرحمنؓ سے لے کر اس کو چبایا اور اس کو صاف کر کے نبی اکرمؐ کو دے